بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ
عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۲۵/۶۰	۶ صفر ۱۳۹۱ھ ۱۳ شہادت ۱۳۵۰ ہش ۱۳ اپریل ۱۹۷۱ء	نمبر ۸۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

جو خدا تعالیٰ کی معرفت اور قرب سے دُور جا پڑا ہے اُس کو دُور سے قریب کرنے کیلئے نماز ہے

یہی سرّ ہے جو کہا گیا ہے کہ نماز بدیوں کو دُور کرتی ہے یا نماز فحشاء یا منکر سے روکتی ہے

"بعد اس کے سنو! دوسرا امر نماز ہے۔ جس کی پابندی کے لئے بار بار قرآن شریف میں کہا گیا ہے اور ساتھ ہی یہ بھی یاد رکھو کہ اسی قرآن مجید میں ان مصلّیوں پر لعنت کی ہے جو نماز کی حقیقت سے ناواقف ہیں اور اپنے بھائیوں سے بخل کرتے ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ نماز اللہ تعالیٰ کے حضور ایک سوال ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر قسم کی بدیوں اور بدکاریوں سے محفوظ کر دے۔ انسان درد اور فرقت میں پڑا ہوا ہے اور چاہتا ہے کہ خدا تعالیٰ کا قرب اسے حاصل ہو جس سے وہ اطمینان اور سکینت اسے ملے جو نجات کا نتیجہ ہے۔ مگر یہ بات اپنی کسی چالاکی یا خوبی سے نہیں مل سکتی جب تک خدا نہ بلاوے یہ جا نہیں سکتا۔ جب تک وہ پاک نہ کرے یہ پاک نہیں ہو سکتا۔ بہتیرے لوگ اس پر گواہ ہیں کہ بارہا یہ جوش طبیعتوں میں پیدا ہوتا ہے کہ فلاں گناہ دُور ہو جاوے جس میں وہ مبتلا ہیں لیکن ہزار کوشش کریں دُور نہیں ہوتا۔ باوجودیکہ نفس لوامہ ملامت کرتا ہے لیکن پھر بھی لغزش ہو جاتی ہے اس سے معلوم ہوا کہ گناہ سے پاک کرنا خدا تعالیٰ ہی کا کام ہے۔ اپنی طاقت سے کوئی نہیں ہو سکتا۔ ہاں یہ سچ ہے کہ اس کے لئے سعی کرنا ضروری امر ہے۔

غرض وہ اندر جو گناہوں سے بھرا ہوا ہے اور جو خدا تعالیٰ کی معرفت اور قرب سے دُور جا پڑا ہے اس کو پاک کرنے اور دُور سے قریب کرنے کے لئے نماز ہے۔ اس ذریعہ سے ان بدیوں کو دُور کیا جاتا ہے اور اس کی بجائے پاک جذبات بھر دیئے جاتے ہیں۔ یہی سرّ ہے جو کہا گیا ہے کہ نماز بدیوں کو دُور کرتی ہے یا نماز فحشاء یا منکر سے روکتی ہے۔

پھر نماز کیا ہے؟ یہ ایک دُعا ہے جس میں پورا درد اور سوزش ہو اسی لئے اس کا نام صلوٰۃ ہے کیونکہ سوزش اور فرقت اور درد سے طلب کیا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ بد ارادوں اور بُرے جذبات کو اندر سے دُور کرے اور پاک محبت اس کی جگہ اپنے فیض عام کے ماتحت پیدا کر دے۔"

(ملفوظات جلد نہم صفحہ ۱۰۸ و ۱۰۹)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۱ شہادت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔ احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و عافیت اور درازی عمر کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۱۲ شہادت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت سردرد کی تکلیف کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے آپ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بہت برکت ڈالے۔ آمین۔

ربوہ ۱۲ شہادت۔ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت آج صبح اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔

احباب جماعت حضرت سیدہ کی صحت و عافیت اور درازی عمر کے لئے بالالتزام دعائیں کرتے رہیں۔

محترم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ ایڈیشنل ناظر امور عامہ کی چھوٹی بہن عزیزہ بشریٰ بیگم صاحبہ کا نکاح مکرم چوہدری خالد سیف اللہ خان صاحب اسسٹنٹ ڈائرکٹر واپڈا لاہور کے چھوٹے بھائی عزیز مکرم محمد عثمان خان صاحب انسٹرکٹر گورنمنٹ پولی ٹیکنک انسٹی ٹیوٹ لاہور کے ساتھ مبلغ چار ہزار روپیہ حق مہر پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۸ اپریل کو قصر خلافت میں پڑھا۔

احباب کرام سے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(بشیر احمد رفیق پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثالث)

محترم چوہدری محمد شریف صاحب ۱۳/۴/۷۱ بروز منگل بذریعہ چناب ایکسپریس اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے ممالک بیرون روانہ ہو رہے ہیں۔ مقامی احباب ان کو ۱۵-۹ بجے سٹیشن پر پہنچ کر اپنی دعاؤں کے ساتھ رخصت کریں۔

(وکالت تبشیر)

محترم سید محمد لطیف صاحب ریٹائرڈ چیف انسپکٹر بیت المال ربوہ ایک عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں کمزوری بہت زیادہ ہو چکی ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ سے نوازے اور مفید اور بابرکت لمبی عمر عطا فرمائے۔ (آمین)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۳ شہادت ۱۳۵۵ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ابتلا بھی ایک رحمت ہے

جب انسان بیمار ہوتا ہے یا اس پر کوئی اور ابتلاء وارد ہوتا ہے تو عام طور پر اس کو بُرا سمجھا جاتا ہے۔ حالانکہ اگر غور کیا جائے تو یہی ابتلاء ہمارے ایمان کی کسوٹی بن جاتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ ابتلاء میں انسان کو اپنے اللہ تعالیٰ پر ایمان کی قدر و قیمت معلوم ہو جاتی ہے اس حقیقت کو سمجھنے کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مندرجہ ذیل ملفوظات پر غور کرنا چاہیئے۔ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"اگر انسان کا وجود اللہ تعالیٰ کے بغیر ہوتا تو کچھ شک نہیں بڑی مصیبت ہوتی مگر اب تو ذرہ ذرہ کی حفاظت وہ ایک ذات کر رہی ہے پھر کس بات کا غم اور خوف ہے اس کی قدرتیں عجیب ہیں اور اس کے تصرفات بے نظیر قادر خدا کو مان کر مومن کبھی غمگین نہیں ہوتا وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے اور جو کچھ کرتا ہے۔ اسی میں خیر و برکت ہوتی ہے مومن اور غیر مومن میں ایمان ہی کا تو فرق ہے۔ دہریہ مزاج اور اللہ تعالیٰ پر ایمان نہ لانے والے کی زندگی اس وقت تک عمدہ اور بے خوف و خطر ہوتی ہے۔ جب تک اس پر مصائب اور مشکلات کا حملہ نہیں ہوتا لیکن جب خفیف سی مشکلات بھی آ کر ظاہر ہوتی ہیں تو اس کی عقل مار دیتی ہیں اور وہ ان کی برداشت نہیں کر سکتا اس کی امید اللہ تعالیٰ پر ہوتی ہی نہیں اور اسباب اسے مایوس کر دیتے ہیں۔ ایسی حالت میں ذرا ذرا سی بات خلاف مزاج پیش آ جانے پر بعض اوقات یہ لوگ خودکشیاں کر لیتے ہیں۔ یورپ میں جہاں دہریوں کی کثرت ہے وہاں اس قدر خودکشیاں ہوتی ہیں کہ کسی اور ملک میں ان کی نظیر نہیں ملتی۔ اس کی وجہ کیا ہے؟ یہی کہ ہم و غم اور مصائب کی برداشت نہیں کر سکتے۔ ان کے دل کمزور ہو جاتے ہیں لیکن برخلاف اس کے مومن قوی دل ہوتا ہے اس لئے کہ اس کا بھروسہ خدا تعالیٰ پر ہوتا ہے اس پر اگر مصائب آئیں تو وہ اس کو پست ہمت نہیں بناتیں بلکہ وہ مصائب میں اور بھی قدم آگے بڑھاتا ہے۔ اس کا ایمان پہلے سے اور زیادہ مضبوط ہوتا ہے اور سچ پوچھو تو ایمان کا مزہ اور لذت انہیں دنوں میں آتی ہے اور ایمان انہیں ایام کے لئے ہوتا ہے۔ صحت کی حالت میں جبکہ نہ کوئی مالی غم ہو نہ جانی بلکہ ہر قسم کی آسائش اور امن ہو اس وقت کافر اور غیر کافر کی حالت یکساں ہو سکتی ہے لیکن مصیبت اور بیماری اور دوسری مشکلات میں ان باتوں کا امتحان ہو جاتا ہے اور ثابت ہو جاتا ہے کہ کون اللہ تعالیٰ سے قوی تعلق رکھتا ہے اور اس کی قدرتوں پر ایمان لاتا ہے اور کون اس کا شکوہ کرتا ہے اور اس سے ناراض ہوتا ہے۔ مصیبت اور دکھ ایمان کا ایک کامل معیار ہے اسی سے پہچانا جاتا ہے کہ کون صبر کرتا ہے۔ صبر کیا ہے؟ یہ بھی ایمان ہی کا نتیجہ ہے مصیبتوں میں جب مومن صبر کرتا ہے تو یہ صبر بھی ایک نئے رنگ کا صبر معلوم ہوتا ہے کہ کافر اس صبر میں مشابہت نہیں رکھتا۔ اس کے علاوہ خدا تعالیٰ کا معاملہ بھی ایک نئے رنگ کا معاملہ ہوتا اور سچ تو یہ ہے کہ ایک نیا خدا معلوم ہوتا ہے۔ اس لئے اس پر ایمان لا کر معرفت میں ترقی ہوتی ہے۔ جب مشکلات اور مصائب کی وجہ سے مومن دعائیں کرتا ہے تو دو فائدے ہوتے ہیں ایک تو وہ مصائب بجائے خود اس کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتے ہیں دوسرے ان دعاؤں کے ذریعہ ان سے نجات بھی ملتی ہے اور اللہ تعالیٰ پر اور اس کی قدرتوں پر ایمان بڑھتا ہے۔ مصیبت سے انسان کی زندگی کبھی خالی نہیں رہ سکتی کسی نہ کسی رنگ میں کوئی نہ کوئی مصیبت انسان پر آ ہی جاتی ہے خواہ بیماری کے رنگ میں ہو خواہ عزت و آبرو کے متعلق ہو یا مال و اسباب کی صورت میں ہو لیکن مومن کی مصیبت اس پر سہل ہو جاتی ہے اور اس کے گناہوں کا کفارہ ہوتی ہے۔ وہ اس مصیبت کو اپنے لئے خدا تعالیٰ سے تعلقات بڑھانے کا ایک ذریعہ یقین کرتا ہے اور فی الحقیقت ایسا ہی ہوتا ہے مگر وہی مصیبت بے ایمانوں کے لئے عذاب کے رنگ میں ہو جاتی ہے۔ کبھی دوسرے کو مصیبت میں دیکھ کر خوش نہیں ہونا چاہیئے۔ کیونکہ وہ تو ایک عبرت کا مقام ہے۔ خود بھی اس کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔"

(روحانی خزائن نمبر ۲ جلد ہشتم ص ۳۲۱-۳۲۲)

اس سے واضح ہے کہ ایک دہریہ ابتلاء میں پڑ کر بالکل مایوس ہو جاتا ہے اور اس کو کوئی امید نہیں رہتی جو باعث تسلی ہو مگر ایک صاحب ایمان انسان الگ رہ کر بھی اپنے آپ کو ایک رفیق کی آغوش میں محسوس کرتا ہے اور سمجھتا ہے کہ وہ تنہا نہیں ہے بلکہ اگر بچانے والا خدا جو قادر مطلق ہے اس کے ساتھ ہے تو اس کو کوئی خوف اور غم نہیں۔

ولا خوفٌ علیهم ولا هم یحزنون ٥

اللہ تعالیٰ کن لوگوں کو پسند کرتا ہے

اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتا ہے:-

وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ ٥

(عنکبوت)

ترجمہ:- جو لوگ دین کی راہ میں کوشش کرتے ہیں ہم ان کو ضرور اپنا راستہ دکھائیں گے۔ اور اللہ یقیناً ان لوگوں کے ساتھ ہے جو احسان کا سلوک کرتے ہیں۔

(قائد تربیت انصار اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم میاں عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ مرحوم کا ذکرِ خیر

(از محترمہ بیگم صاحبہ محترم میاں عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ مرحوم مقیم کینیڈا)

اس عاجزہ نے زندگی کے ۴۲ سال اپنے مرحوم شوہر میاں عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ سابق امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی کے ساتھ گذارے ہیں میں اُن کی اعلیٰ زندگی کی آئینہ دار ہوں۔ ان کی زندگی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قول خیرکم خیرکم لاھلہ کے عین مطابق تھی مرحوم نے کبھی اپنی خوشی۔ آرام اور آسائش کو ہم پر ترجیح نہ دی ہر ذریعے سے دوسروں کو خوش کرنے کی کوشش کرتے۔ کسی بیماری اور تکلیف سے بے چین ہو جاتے اور اپنے دُکھ اور تکلیف کو بھول جاتے۔ میری آنکھوں کے اپریشنوں کے سلسلہ میں انہوں نے خاصی کوشش کی اور تکلیف اٹھائی۔ اگرچہ میری بینائی ختم ہو گئی۔ لیکن مرحوم اپنی زندگی میں یہ کوشش کرتے رہے کہ مجھے اس تکلیف کا احساس تک نہ ہو۔ اخبار اور رسالہ جات میں سے مضامین پڑھ کر سناتے اور بڑے ہی صبر اور سکون کے ساتھ ترجمے کرتے اور سمجھاتے اور مجھے یوں محسوس ہوتا کہ سب باتیں میں خود پڑھ رہی ہوں۔

مرحوم ایک نیک۔ متقی اور پرہیزگار انسان تھے۔ جائز اور ناجائز کا سختی سے خیال رکھتے۔ ایک دفعہ کسی شخص کے کام کے سلسلہ میں دوسرے شہر جانا ہوا۔ جب واپس لوٹے تو مجھے کچھ روپے دیئے کہ وہ میں صدقہ میں دے دوں۔ میں نے دریافت کیا کہ یہ روپے کہاں سے آئے ہیں شروع میں تو بتانے سے انکار کرتے رہے۔ پھر کہنے لگے کہ کسی نے سفارش کے لئے کہا تھا اور مجھے کرایہ دیا تھا۔ لیکن میں ان پیسوں کو اپنے لئے جائز نہیں سمجھتا۔ اس لئے صدقہ میں دے دو۔ میں نے کہا کہ کیا میں اپنے نوکر کو دے دوں تو کہنے لگے کہ نہیں جس کا گذارہ میری آمد پر ہے اس پر صدقہ جائز نہیں ہے۔ ایک دفعہ نواں شہر ضلع جالندھر میں قیام کے دوران نیاز کے نام پر کچھ کھانے کی چیزیں آئیں تو مجھے اسی وقت منع کیا کہ ایسی چیزیں نہ لیا کرو۔

نماز کی پابندی کی یہ حالت تھی کہ بیماری کے ایام میں جب بھی ہوش میں ہوتے نماز پڑھتے۔ پڑھنے کے بعد بھول جاتے اور پھر دوبارہ شروع کر دیتے۔ اس طرح بعض اوقات پورا دن یا پوری رات نماز پڑھنے میں گزرتی۔

جب تک سب بچے ایک ہی گھر میں تھے تو بڑی پابندی سے نماز باجماعت ادا کی جاتی دن میں کم از کم تین نمازیں جماعت کے ساتھ ادا کی جاتیں۔ قرآن کریم احادیث۔ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام اور سلسلہ احمدیہ کی باتیں ہوتیں۔ خواہ آغاز کسی بات سے ہوتا یہ بات کا انجام دینی باتوں پر ہوتا۔ دین کو دنیا پر ہر آن مقدم رکھتے۔ مہمان نوازی آپ کا شعار تھا۔ گھر میں عسرت ہو فراخی مہمان نوازی میں فرق نہ آتا۔ بزرگانِ سلسلہ مہمان ہوتے تو خوشی سے پھولے نہ سماتے اور اپنے بچوں کو خدمت میں موجود رہنے کا حکم دیتے اور ہدایت کرتے کہ خدمت کے ساتھ ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی باتیں بھی ان سے سنو۔

ایک مرتبہ حضرت اماں جانؓ ہمارے ہاں تشریف لائیں۔ ہم سب کو خوشی کی انتہا نہ تھی۔ میاں صاحب مرحوم خوشی کے ساتھ باہر کے کمروں میں گھوم رہے تھے۔ جیسے اُن کا دل چاہ رہا ہو کہ کاش وہ حضرت اماں جانؓ کے قدموں میں بیٹھ سکتے۔ اور ان سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی باتیں سنتے پھر اچانک انہوں نے دونوں بڑے لڑکوں یعنی عزیزان محمد طاہر اور محمد منیر کو بلایا اور کہا کہ دیکھو یہ ہم لوگوں کی انتہائی خوش قسمتی ہے کہ حضرت اماں جان ہمارے ہاں تشریف لائی ہیں۔ جاؤ اور ان کے پاؤں دبانے کی سعادت حاصل کر لو۔ ایک زمانہ آئے گا۔ جب تم یہ بات فخر سے ساری دنیا کو بتا سکو گے اور جب یہ دونوں پاؤں دبا چکے تو پھر بہت دیر تک حضرت اماں جان کے متعلق پوچھتے رہے۔

اگر کسی کو خدا تعالےٰ۔ اسلام اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے خلاف باتیں کرتے سنتے تو بہت ناراض ہوتے۔ اور اس کو برداشت کرنا غیرت کے خلاف سمجھتے۔ اور جب کوئی تکبر کی بات کرتا یا اپنی جھوٹی تعریف کرتا تو وہیں اُسے روک دیتے۔

ہمیشہ دوسروں کی مدد کے لئے کمربستہ رہتے۔ ہندوستان۔ پاکستان اور پھر کینیڈا میں بھی اگر کسی نے کسی مقصد اور مدد کے لئے خط لکھا تو ان کی مدد کے لئے ایک مہم شروع کر دیتے۔

چندہ کی ادائیگی کا خیال کبھی نہ بھولتا تھا۔ یہاں تک کہ وفات سے ایک مہینہ قبل چندہ ادا کیا حالانکہ اس وقت آپ کی کوئی آمد نہ تھی۔

میاں صاحب مرحوم کا آبائی وطن تلونڈی کھجوروالی ضلع گوجرانوالہ تھا۔ تاریخ پیدائش ۱۹۰۰ء تھی۔ میری شادی سے قبل آپ کے والدین فوت ہو چکے تھے۔ مجھے ان کے خاندانی حالات ان کے زبانی معلوم ہوئے۔ وہ سنایا کرتے تھے کہ ان کے والد صاحب کے تین اور بڑے بھائی تھے۔ ان چاروں بھائیوں میں سے تین بھائی کپڑے کے تاجر تھے فرمایا کرتے تھے کہ میرے والد ان تینوں میں سے زیادہ پڑھے لکھے تھے۔ عربی۔ فارسی اور اردو زبانوں پر عبور تھا اور طب کے علم میں اچھی مہارت حاصل تھی۔ چونکہ ان دنوں دیہات میں خاص طور پر تعلیم کا باقاعدہ رواج نہ تھا اس لئے انہیں علم حاصل کرنے میں بڑی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ پھر اس علم کی خواہش اور محنت کے جذبہ کو اپنی اولاد میں بھی پیدا کیا۔ خداداد ذہانت۔ علم اور محنت سے خدا تعالیٰ کے فضل سے کافی دولت کمائی اور اپنے گاؤں اور علاقہ میں عزت اور شہرت حاصل کی۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ اُن کے ہاں حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکیؓ اور حضرت مولوی غلام رسول صاحب وزیرآبادیؓ اکثر تشریف لایا کرتے تھے۔ اور جب یہ بزرگان سلسلہ تشریف لاتے تو درس و تدریس کا سلسلہ جاری ہو جاتا۔

میاں صاحب مرحوم سنایا کرتے تھے کہ ان کے والد صاحب اکثر حضور کی خدمت میں دعا کے لئے خط لکھتے اور ہر وقت تبلیغ حق میں کوشاں رہتے۔ ایک مرتبہ گاؤں میں پانی بھرنے والوں اور صفائی کرنے والوں کو مخالفین نے ہمارے گھر کام کرنے سے منع کر دیا۔ ایک مرتبہ جب مسجد میں جانے سے روکا تب والد صاحب نے جماعت میں تحریک کر کے مسجد احمدیہ بنوائی اور اس طرح ایک مخلص جماعت کی بنیاد رکھی گئی۔

میاں صاحب مرحوم پانچویں جماعت کے بعد اپنے گاؤں سے تعلیم کے لئے گوجرانوالہ مشن ہائی سکول میں داخل ہوئے جب نویں جماعت میں پڑھ رہے تھے تو انجیل کے استاد سے انجیل پر تکرار رہنے لگی استاد نے تنگ کرنا شروع کر دیا۔

ان کی یہ حالت دیکھ کر ایک دن کلاس کے باقی طلباء نے مشورہ دیا کہ آپ یہ سکول چھوڑ کر تعلیم الاسلام قادیان میں چلے جائیں۔ چنانچہ آپ قادیان چلے گئے۔ اور وہاں تعلیم حاصل کرنا شروع کی۔ جب میٹرک کا امتحان نزدیک آیا تو میاں صاحب مرحوم کی والدہ صاحبہ شدید بیمار ہو گئیں۔ جب اُن سے پوچھا گیا کہ آپ کے بیٹے کو قادیان سے بلوا لیا جائے۔ تو انہوں نے منع کر دیا اور فرمایا کہ اس کے سکول کا آخری سال ہے میں اس کی تعلیم کا حرج کرنا نہیں چاہتی۔ ان کی زندگی میں ان کے کئی بچے فوت ہو چکے تھے اور میاں صاحب ابھی باقی رہ گئے تھے اس لئے انہیں ان سے بے حد پیار تھا۔ لیکن اس کے باوجود انہوں نے اپنے بیٹے کی تعلیم کو اپنے جذبات پر ترجیح دی اور آخری ملاقات کے بغیر ہی دنیا سے گذر گئیں۔ میاں صاحب کو میٹرک کے امتحان کے بعد اپنی والدہ کی وفات کا علم ہوا۔ اس غم کا اُن کی ساری زندگی پر اثر پڑا۔ لیکن انہیں یہ بھی احساس ہو گیا کہ ان کی والدہ کی نظر میں تعلیم کا حصول کتنا ضروری تھا۔ جن دنوں آپ قادیان میں میٹرک کی تعلیم پا رہے تھے تو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی رضی اللہ عنہ سے بڑی محبت کے تعلقات تھے۔ بعض اوقات ہر روز دعا کے لئے رقعہ لکھتے۔ ایک دفعہ جب کسی وجہ سے رقعہ نہ آیا تو حضور نے میاں صاحب مرحوم کا نام لیکر دریافت کیا کہ آج اُن کا رقعہ کیوں نہیں آیا۔ آپ نے ایک مرتبہ سنایا کہ میں نے تبرک کے طور پر حضور سے ایک قمیض لی اور اعتکاف میں وہ قمیض پہنچی۔ پھر میں نے دینی و دنیاوی زندگی کے لئے بہت دعائیں کیں۔ اعتکاف کے بعد مجھے اس قمیض سے خوشبو آنے لگی۔ اور مجھے احساس ہوا کہ اللہ تعالےٰ نے میری دعائیں قبول کر لی ہیں۔ چنانچہ میں خود بھی اس بات کا مشاہدہ کرتی رہی ہوں کہ اللہ تعالےٰ ان کی دعائیں اپنے لئے یا دوستوں کے لئے ہمیشہ قبول کرتا رہا۔ وفات سے کچھ روز قبل انہوں نے حضرت ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحبؓ کی زندگی کے حالات پر ایک مختصر سا مضمون لکھا جو دس جنوری ۱۹۶۹ء کو الفضل میں شائع ہوا۔ اس میں انہوں نے لکھا کہ ڈاکٹر صاحب فرماتے تھے کہ خدا تعالےٰ نے اُن کی ۸۰ فیصدی دعائیں قبول کی ہیں۔ اس پر میں نے میاں صاحب مرحوم سے دریافت کیا کہ کیا آپ کی بھی اللہ تعالیٰ نے ۸۰ فیصدی دعائیں قبول نہیں کیں۔ فرمانے لگے ہاں اللہ تعالےٰ نے مجھ پر بھی ایسا ہی فضل فرمایا ہے۔

میٹرک کے بعد میاں صاحب نے اسلامیہ کالج لاہور میں داخلہ لیا۔ انہی دنوں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے احمدی نوجوانوں کی خاطر احمدیہ ہاسٹل لاہور قائم فرمایا تا احمدی نوجوان ایک دوسرے کی تعلیم و تربیت میں ممد و معاون بن سکیں۔ حضور جب بھی لاہور تشریف لیجاتے تو ازراہِ شفقت احمدیہ ہاسٹل میں طلباء کے ساتھ قیام فرماتے۔ وہیں کھانا کھاتے نمازیں پڑھاتے۔ درس دیتے اور تربیت فرماتے۔

اس طرح دنیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ روحانی علوم وفیوض سے بہرہ ور فرماتے۔ احمدیہ ہاسٹل کے ابتدائی طلباء کے گروہ کے کچھ نام مندرجہ ذیل ہیں جن کے ساتھ میاں صاحب میاں صاحب کے برادرانہ تعلقات تادم آخر رہے۔ مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ سرگودھا ملک غلام فرید صاحب ایم اے شیخ بشیر احمد صاحب سابق جج ہائیکورٹ لاہور۔ شیخ یوسف علی صاحب مرحوم سابق پرائیویٹ سیکرٹری صاحب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضؓ) صوفی محمد ابراہیم صاحب (ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول) صوفی غلام محمد صاحب محترم مرزا عزیز احمد صاحب اسی زمانہ میں چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب اور چوہدری محمد حسین صاحبؓ ہاسٹل کے سپرنٹنڈنٹ رہے تھے۔

یہ گروہ خدمتِ دین کرنے والوں میں سے بہترین گروپ ثابت ہوا اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے متعدد بار اس کے لئے تعریف کے کلمات ارشاد فرمائے۔

جن دنوں آپ لاہور میں تعلیم حاصل کر رہے تھے آپ کے والد صاحب کی آنکھوں میں کالا موتیا اتر آیا اور آہستہ آہستہ نظر ختم ہو گئی۔ پھر کئی دوسرے حادثات کی وجہ سے گھر کی مالی حالت خراب ہو گئی۔ اب طب کا علم کام آیا اور آپ نے طبابت شروع کر دی آہستہ آہستہ دور دور تک ان کی شہرت ہو گئی اور حکیم کہلانے لگے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ میں شفا دی اور لوگوں کا ان پر اعتقاد بہت بڑھ گیا۔

میاں صاحب مرحوم نے بی اے کرنے کے بعد لاء کالج میں داخلہ لیا۔ لیکن چار ماہ بعد ان کے والد صاحب کی وفات ہو گئی اور ان کی یہ حسرت کہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہونے کے بعد وہ اپنے والد صاحب کی خدمت کر سکیں ان کے دل ہی میں رہ گئی۔ جب والد صاحب کا سایہ سر سے اٹھ گیا تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے باپ سے بھی بڑھ کر شفقت کا ہاتھ سر پر رکھ دیا۔ لاء کی تعلیم جاری رہی۔ اور آپ نے قادیان کو اپنا گھر بنا لیا۔ دنیاوی تعلیم کا مرکز لاہور تھا اور دین کا قادیان۔ اگرچہ آپ حافظِ قرآن و حدیث نہ تھے لیکن بار بار پڑھنے کی وجہ سے جب بھی کبھی مسئلہ پر گفتگو ہوتی تو قرآن کریم اور احادیث کے حوالے بہت بے تکلفی سے دیتے۔ اسی طرح فارسی زبان پر بہت عبور حاصل تھا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے حوالے بہت آسانی سے دیتے۔ اشعار کا ایک بہت بڑا ذخیرہ زبانی یاد تھا۔ جس کا اظہار اپنی تقاریر تحریر میں کرتے رہتے تھے

میں ان دنوں اپنی بڑی بہن کے پاس قادیان میں رہتی تھی میرے والد محترم سلطان محمد صاحبؓ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ اور وہ کاروبار کے سلسلہ میں قادیان سے باہر رہتے تھے۔ حضور کے اشارے سے میاں صاحب نے میرے رشتہ کو پسند کیا۔ اور میرے والد صاحب سے رشتہ کی درخواست کی محترم والد صاحب نے حضور کو لکھا کہ میں لڑکے کو نہیں جانتا جو حضور کی مرضی ہو گی وہی میری [illegible] ہے چنانچہ نکاح کے وقت حضور میرے ولی ہوئے اور ایجاب و قبول کراتے ہوئے فرمایا کہ لڑکی تو ہماری ہے۔ میاں صاحب اس بات کو زندگی بھر سناتے رہے۔

لاء کی تعلیم ختم کرنے کے بعد آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ سے قانون کی پریکٹس کرنے کے لئے شہر کے متعلق دریافت کیا تو حضور نے فرمایا کہ میرے خیال میں تو جالندھر یا ہوشیار پور کا علاقہ مناسب رہے گا۔ انہی دنوں ایک نہایت نیک بزرگ اور فرشتہ سیرت انسان حضرت حاجی غلام احمد صاحب آف کریام سے ملاقات ہو گئی۔ انہوں نے مشورہ دیا کہ آپ نواں شہر ضلع جالندھر میں پریکٹس کریں کیونکہ وہاں کوئی مسلمان وکیل نہیں ہے اور گرد و نواح کے دیہات میں مسلمانوں کی اکثریت ہے اور انہیں ایک مسلمان وکیل کی ضرورت ہے۔ چنانچہ ۱۹۲۹ء میں ہم لوگ نواں شہر چلے گئے اور پریکٹس شروع کی۔ نواں شہر کی آبادی کا بیشتر حصہ متعصب ہندوؤں کا تھا۔ بقیہ آبادی جو نہایت غریب ان پڑھ اور مزدور پیشہ لوگوں پر مشتمل تھی مسلمان تھی۔ ہندو وکلاء ساہوکار اور تاجر ایسے منظم اور صاحب اثر و رسوخ تھے کہ اگر کوئی مسلمان تحصیلدار یا جج اس علاقے میں مقرر ہو جاتا تو یہ ہر طرح جائز و ناجائز کوشش کر کے اسے تبدیل کروا دیتے۔ ہم جب وہاں پہنچے تو معلوم ہوا کہ یہاں کا ہر ہندو مسلم دشمنی کو اپنا مذہبی فرض سمجھتا ہے اور اس تعصب کی وجہ سے گرد و نواح کے مسلمان ہر طرح کی رسوائی اور مشکلات میں مبتلا ہیں۔

میرے بچوں نے ایک مرتبہ دریافت کیا کہ آخر ابا جان قادیان سے اتنی دور نواں شہر کی تحصیل میں کیوں چلے گئے تھے۔ میں نے جواب دیا کہ غالباً اللہ تعالیٰ کا منشاء تھا کہ وہ مظلوم مسلمانوں کی مدد کرے اور اس کو اس نے حضرت حاجی غلام احمد صاحبؓ کے ذریعہ پیدا کیا۔

جب ہم نواں شہر پہنچے تو ان دنوں انگریزی حکومت نے سول نافرمانی کے سلسلہ میں دوآبہ بست جالندھر کی اس تحصیل پر جرمانہ عائد کیا ہوا تھا ہندوؤں نے اپنے اثر و رسوخ کی وجہ سے یہ ساری رقم جو شاید اڑھائی یا تین ہزار روپیہ تھی غریب بے کس مزدور مسلمانوں پر مقرر کروا دی تھی۔ مسلمان ایک گروپ بنا کر میاں صاحب کے پاس آئے اور مشورہ اور مدد چاہی اور کہا کہ ہم لوگ اتنے غریب ہیں کہ ہمیں دن بھر مزدوری اور کھانے کی فکر رہتی ہے ہم بھلا حکومت آزادی اور سول نافرمانی کو کیا جانیں۔ ہم نے کبھی کسی بات میں کوئی حصہ نہیں لیا۔ اور نہ ہی ہمارے پاس وقت ہے۔ انہوں نے شہر اور علاقہ کے بڑے بڑے ہندوؤں کے نام لئے جنہوں نے اس میں حصہ لیا تھا اور جو اس سے قبل جیل میں رہ چکے تھے اور کچھ جرمانے بھگوا چکے تھے۔ میاں صاحب نے مسلمانوں کی طرف سے درخواست لکھی اور ان تمام ہندوؤں کے نام درج کر کے اسکی پیروی کے لئے جالندھر چلے گئے۔ جب ہندوؤں کو اس بات کا پتہ چلا تو نواں شہر میں میاں صاحب کے خلاف دشمنی کی آگ پھیل گئی۔ جب ہندو وکلاء نے دریافت کیا کہ کیا آپ نے ایسا کیا ہے تو میاں صاحب نے جواب دیا کہ ہاں میں نے انصاف سے کام لیا ہے۔ تم ان غریب بے کس مسلمانوں میں سے کسی ایک کا نام لو جس نے اس سول نافرمانی میں حصہ لیا ہو بالآخر مسلمان اس جرمانے سے بچ گئے اور یہ روپیہ علاقہ کے بڑے بڑے ہندوؤں سے وصول کیا گیا۔

انہی دنوں ہندوؤں نے مسلمانوں کو تکلیف پہنچانے اور ذلیل و رسوا کرنے کی ایک اور حرکت کی۔ نواں شہر میں مسلمانوں کا ایک موروثی قبرستان تھا اس کو ہندوؤں نے شارع عام بنا رکھا تھا۔ نہ صرف اپنے پاؤں سے ان قبروں کو برابر کرتے تھے بلکہ مویشیوں کے لئے بھی راستہ بنا لیا۔ مسلمانوں کا ایک وفد پھر میاں صاحب کے پاس پہنچا۔ میاں صاحب نے انتہائی کوشش کرنے کے بعد قبرستان مسلمانوں کو واپس دلوا دیا اور پھر مسلمانوں کو مشورہ دیا کہ فوراً اس کے ارد گرد ایک گہری کھائی کھود ڈالو تا مویشی گزر نہ سکیں۔ میاں صاحب اپنے ہر طرح کے کام چھوڑ کر مسلمانوں کی بھلائی کی خاطر بھاگے بھاگے پھرتے اور پھر جہاں بھی موقع ملتا اسلام اور احمدیت کا پیغام پہنچاتے۔ ہندو وکلاء جو اسلام پر حملوں کے عادی تھے اب میاں صاحب کی موجودگی میں بھی حملے کرنے لگ گئے۔ انہیں شاید یہ احساس بھی نہ تھا کہ اب ان کے درمیان اسلام کا ایک ایسا جانباز سپاہی بیٹھا ہے جو جرأت کے ساتھ ساتھ ایمان اور علم کے اسلحہ سے بھی لیس ہے ایک دن ایک وکیل نے اذان کا مذاق اڑایا۔ میاں صاحب نے ہندوؤں کے اس گروہ میں بیٹھے ہوئے اسے بڑی سختی سے ٹوکا اور کہا کہ دیکھو میں اسلام کے خلاف ایک لفظ بھی برداشت نہیں کر سکتا۔ اس لئے آئندہ کبھی گستاخی اور بدتمیزی سے بات نہ کرنا اور اب میں تمہیں اس اس کا جواب دیتا ہوں کہ مؤذن ادھر ادھر منہ کر کے شور نہیں مچاتا بلکہ مؤدب کھڑے ہو کر پکارتے ہوئے شہادت دیتا ہے کہ اللہ بہت بڑا ہے اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں خواہ یہ گنگا جمنا ہو یا برگد پیپل کا درخت۔ صرف خدا تعالیٰ پرستش کے لائق ہے اور محمد رسول اللہ ہیں یعنی تم دوسری قوموں کی طرح دھوکہ نہ کھا جانا کہ انسان ہی خدا تھا جیسے ہندوؤں نے کرشن اور رام کو سمجھ لیا اور اس کے بعد پھر پکارتا ہے کہ نماز کے لئے آؤ نماز کے لئے آؤ فلاح کے لئے آؤ۔ اللہ بہت بڑا ہے۔ اب بتاؤ اس میں کونسی بری بات ہے۔ کیا یہ گجر یا گھنٹیاں بجانے سے بہتر طریقہ نہیں ہے وہ ہندو وکیل خاموشی سے سنتا رہا اور شرمندہ ہو کر معذرت کرنے لگا۔ جب اس طرح کئی وکیلوں کو ان کے اعتراضات کے مدلل جواب ملے تو اب سوال و جواب کا سلسلہ شروع ہو گیا اور نواں شہر کچہری کا بار روم تبلیغ کا میدان بن گیا۔

ایک دفعہ ایک منشی نے کہا کہ اگر میاں صاحب اتنا وقت وکالت کے کاموں میں لگائیں جتنا یہ احمدیت اور اسلام کے لئے صرف کرتے ہیں تو یہ نہایت کامیاب وکیل ہوں لیکن ان کی پیدائش اور زندگی کا مقصد دنیا نہ تھی دین تھا اور جب ہم لوگ امرتسر چلے آئے تو تب بھی ان وکلاء کے خطوط موصول ہوتے رہتے جن میں لکھا ہوتا کہ آپ کے چلے جانے سے ایک خلا پیدا ہو گیا ہے اور اب اہم سوالات کے جوابات دینے والا ہمارے درمیان کوئی نہیں ہے۔

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

منسوخی ٹنڈر نوٹس

نوٹس جو کہ برائے وصولی ٹنڈر ہائے بتاریخ ۱۵-۴ برائے مندرجہ ذیل کام جاری کیا گیا تھا منسوخ کیا جاتا ہے:-

(۱) تعمیر پولی ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ برائے ٹیکنالوجی لائل پور (معہ پبلک ہیلتھ کا کام) Rs. ۷,۰۰,۰۰۰/-

(۲) تعمیر اداری ہیلتھ سنٹر چک جھمرہ ضلع لائل پور (معہ پبلک ہیلتھ کا کام) Rs. ۵,۰۰,۰۰۰/-

سعید احمد ایگزیکٹو انجینئر
پراونشل بلڈنگ ڈویژن لائل پور

55

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پس منظر

تحریک "وقف جدید" کی اہمیت

از مکرم کولمبس خاں صاحب بی اے

حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت کا مقصد اسلام کی نشأۃ ثانیہ ہے۔ جس سے دنیا کو معرفت الٰہی بخشنا ہے۔ حضور نے ایک پاکیزہ جماعت خدا تعالیٰ کے حکم سے قائم فرمائی جیسا کہ حضورؑ نے فرمایا ہے

"میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا۔ اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔"

(تذکرۃ الشہادتین)

حضور علیہ السلام کی وفات کے بعد خدا تعالیٰ نے اس درخت کی نگہبانی کے لئے خلافت کا انعام اپنے مقبول بندوں پر نازل فرمایا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے اس کی آٹھ سال نگہداشت کی تو ان کی وفات کے بعد یہ عظیم اور بھاری ذمہ داری حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانیؓ پر ڈالی گئی۔ حضور نے اپنے دور خلافت میں قیام جماعت کے عظیم ترین مقصد کو قریب تر لانے کے لئے تحریکات جاری فرمائیں وقف جدید ان میں سے ایک ہے۔

یوں تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس الہام کے ساتھ ہی کہ

"میں تیری تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

اس تحریک کی بنیاد پڑ گئی تھی لیکن اس کو موجودہ شکل میں ایک باقاعدہ سکیم کے طور پر حضرت مصلح موعودؓ نے ۲۷ دسمبر ۱۹۵۷ء کو جلسہ سالانہ کے موقعہ پر احباب جماعت کے سامنے پیش فرمایا۔ اس کے پس منظر میں حضرت مسیح موعودؑ کی اس خواہش کا ذکر کرنا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے۔ جو حضور کے الفاظ میں یہ ہے کہ

"اس عاجز کا ارادہ ہے کہ اشاعت دین کے لئے ایک احسن انتظام کیا جائے کہ ممالک ہند میں ہر جگہ ہماری طرف سے واعظ و مناظر مقرر ہوں جو بندگان خدا کو دعوت حق کریں تا حجت اسلام تمام روئے زمین پر پوری ہو لیکن اس ضعف اور قلت کی حالت میں ابھی یہ ارادہ کامل طور پر انجام پذیر نہیں ہو سکتا۔"

"فتح اسلام"

اس کا دوسرا پس منظر یہ ہے کہ:۔

"وہ تربیتی کمزوری اور اخلاقی انحطاط ہے جس کی رفتار بالخصوص تقسیم ہندوپاک کے بعد کئی وجوہ سے خطرناک حد تک بڑھ گئی تھی اور جس کی دست برد سے کبھی کوئی قوم محفوظ نہیں رہی سوائے اس کے کہ انتھک محنت اور بیدار مغزی کے ساتھ اپنے اعلیٰ معیار کو برقرار رکھنے کے لئے نگران و کوشاں رہے حضرت اقدس مصلح موعودؓ نے اپنی خداداد فراست سے اس خطرے کو بڑی شدت سے محسوس فرمایا جس کی اگر بروقت روک تھام نہ کی جاتی تو یہ ایک مہیب شکل اختیار کر سکتا تھا۔"

(از صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم ارشاد وقف جدید)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:۔

آغاز

"اس تحریک کا ماحصل یہ ہے کہ ہمیں ایسے لوگ تیار کرنے ہیں جو پہلے کچھ حصہ ملک میں اس طرح بیٹھ جائیں جو ایک نظام ماتحت اور مرکز اور جماعتوں کی امداد سے گذر اوقات کر سکیں اور ساتھ ہی ساتھ اصلاح و ارشاد کا فریضہ بھی ادا کرتے رہیں پھر جوں جوں وقت گذرتا جائے اس تنظیم کو وسعت ملتی جائے۔"

(الفضل ۷ جنوری ۱۹۵۸ء)

پھر حضور فرماتے ہیں:۔

"اب وہ زمانہ نہیں رہا کہ ایک مربی ایک ضلع میں مقرر ہو گیا اور وہ دورہ کرتا ہوا ہر ایک جگہ گھنٹہ گھنٹہ دو دو گھنٹے ٹھہرتا ہوا سارے ضلع میں پھر گیا اب ایسا زمانہ آگیا ہے کہ ہمارے مربی کو ہر گھر اور ہر جھونپڑی تک پہنچنا پڑے گا اور یہ اسی وقت ہو سکتا ہے۔ جب میری اس نئی سکیم پر عمل کیا جائے۔"

خطبہ جمعہ حضرت مصلح موعودؓ ۳/۱/۵۸

خلاصہ سکیم

نیز حضور فرماتے ہیں:۔

"ہماری سکیم ایسی ہے جس کے ماتحت چار چار پانچ پانچ مربع میل میں ایک سنٹر قائم ہو جاتا ہے پھر اور ترقی ہو تو دو دو مربع میل میں بھی ایک ایک سنٹر مقرر کیا جا سکتا ہے۔ بلکہ اور ترقی ہو تو ایک ایک میل کے حلقہ میں بھی سنٹر قائم ہو سکتا ہے اور اگر ایک ایک میل میں ہم سنٹر مقرر کر دیں تو پھر ہمارے ملک میں کوئی جگہ ایسی باقی نہیں رہتی جہاں خدا اور رسول کی باتیں نہ ہوتی ہوں جہاں قرآن کی تعلیم نہ دی جاتی ہو اور جہاں اسلام کا پیغام نہ پہنچایا جاتا ہو۔"

(۲۸ فروری ۱۹۵۸ء)

اور فرمایا کہ:۔

"ہماری اصل سکیم تو یہ ہے کہ کم سے کم ڈیڑھ ہزار سنٹر ہمارے ملک میں قائم کر دیئے جائیں۔"

(۲۷/۱۲/۵۷)

فرمایا اگرچہ!

"ابتداء دس واقفین سے کی جائے گی اور پھر بڑھاتے بڑھاتے ان کی تعداد ہزاروں تک پہنچانے کی کوشش کی جائے گی۔"

(۲۷/۱۲/۵۷)

فرمایا:۔

"بعض واقفین کو ہم کمپونڈری بھی سکھا دیں گے۔" اور

"بعض واقفین کو کہیں گے کہ وہاں کھول دیں جو رہنداریں چاہے پرائمری تک ہی ہوں اور ان میں مدرسہ احمدیہ کا نصاب جو اردو میں ہوگا پڑھانا شروع کر دیں۔"

(۲۷/۱۲/۵۷)

"بعض واقفین کو اس علاقہ میں جن میں ان کا تقرر کیا جائے روزمرہ کی ضرورت کی چیزوں کی دکانیں کھلوا دیں۔" (۲۷/۱۲/۵۷)

"جہاں دس دس میل تک کوئی حکیم اور طبیب نہ ہو وہاں عطاری کی دکانیں کھلوا دیں جس میں عرق یا وہاں عرق گاؤزبان اور خشک دوائیں جیسے بنفشہ لسوڑیاں اور کالی مرچ وغیرہ رکھوا دی جائیں"

(۲۷/۱۲/۵۷)

حضور نے اس سکیم کی خاص امداد کے لئے فرمایا:۔

"اس سکیم کو چلانے کے لئے ان دوستوں سے جو تعاون کے لئے تیار ہوں چھ روپیہ سالانہ چندہ لیا جائے گا"

(۲۷/۱۲/۵۷)

نیز فرمایا کہ:۔

"کچھ امداد ہم زمینداروں سے بھی لیں گے اور وہ اس طرح کہ جہاں جماعتیں زیادہ ہوں گی وہاں ہم کوشش کریں گے کہ وہ آٹھ دس ایکڑ زمین اس سکیم کے لئے وقف کر دیں اس مقام پر ہم اپنے نئے واقفین کو ٹھہرا دیں گے۔"

(۳/۱/۵۸)

(باقی)

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت اپنا چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

فضل عمر ماڈل سکول ربوہ میں داخلہ

فضل عمر ماڈل ہائی سکول تقریباً ۱۲ سال سے حضرت سیدہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی سرپرستی میں کام کر رہا ہے۔ حضرت سیدہ صدر لجنہ مرکزیہ کی زیر ہدایت بچوں کی اعلیٰ تعلیم و تربیت کا اعلیٰ انتظام ہے۔ نرسری سے پانچویں تک لڑکے بھی اس سکول میں داخل ہوتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اس سکول کے نتائج بڑے شاندار نکلتے ہیں۔ جو بہنیں اپنے بچوں کو دینی تعلیم دلانے کی خواہشمند ہیں۔ وہ اپنے بچوں کو ضرور اس سکول میں داخل کروا دیں۔ سکول اب منظور شدہ ہے۔ سکول ہذا موسم بہار کی چھٹیوں کے بعد مورخہ ۱/۴ کو صبح ساڑھے ۷ بجے کھلے گا۔ نرسری، مڈل اور ہائی کلاسز کے داخلے سکول کھلتے ہی شروع ہو جائیں گے۔

(ہیڈ مسٹرس)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

سو فیصدی ادائیگی کرنے والوں کی فہرست

اپنے پیارے اور واجب الاطاعت امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے جن مخلص بہنوں اور بھائیوں نے نصرت جہاں ریزرو فنڈ میں وعدہ کے ساتھ ہی سو فیصدی ادائیگی کر دی ہے ان کی فہرست سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حضور دعا کی غرض سے پیش کی گئی۔ حضور نے

جزاکم اللہ احسن الجزاء فرمایا اور دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ ان سب مخلصین کے اموال میں برکت عطا فرمائے۔

یہ فہرست دعا کی غرض سے اور اس غرض سے کہ یہ نام تاریخ احمدیت میں ثبت ہو جائیں۔ الفضل میں شائع کی جا رہی ہے۔

جزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ

خاکسار سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ ربوہ

نمبر شمار	نام وعدہ کنندگان	مقام	رقم جو ادا کی گئی
	صف اوّل		
۱	حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی	ربوہ	۵,۰۰۰
۲	محترمہ سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ	ربوہ	۵,۰۰۰
۳	محترمہ سیدہ مہر آپا صاحبہ	ربوہ	۵,۰۰۰
۴	مکرم قاضی عبدالسلام صاحب دارالصدر جنوبی	ربوہ	۵,۰۰۰
۵	" بابو محمد اقبال خان صاحب جماعت احمدیہ	گوجرانوالہ	۵,۰۰۰
۶	" حاجی محمد یعقوب صاحب امیر جماعت احمدیہ	سیالکوٹ	۶,۸۸۳
۷	" ڈاکٹر چوہدری عزیز احمد صاحب جماعت احمدیہ	دھوریہ ضلع گجرات	۵,۰۰۰
۸	" ملک اعجاز احمد صاحب جماعت احمدیہ	دوالمیال	۵,۰۰۰
۹	" ڈاکٹر بشیر احمد صاحب جماعت احمدیہ	بنوں	۵,۰۰۰
۱۰	" صاحبزادہ عبدالرشید صاحب جماعت احمدیہ	ٹوپی	۵,۰۰۰
۱۱	" ڈاکٹر خالد ہاشمی صاحب	عارفوالہ	۵,۰۰۲
۱۲	" شیخ فضل احمد صاحب سمن آباد	لاہور	۵,۰۰۰
۱۳	" میجر حمید احمد صاحب کلیم	نواز آباد	۵,۰۰۰
۱۴	محترمہ بدر بیگم صاحبہ ۹۳ خورشید روڈ	لاہور	۵,۰۰۰
۱۵	" امۃ الحئی صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد نصر اللہ خان صاحب	لاہور	۵,۰۰۰
۱۶	مکرم کرنل محمد عطاء اللہ صاحب ماڈل ٹاؤن	لاہور	۵,۰۰۰
۱۷	محترمہ قمر بیگم صاحبہ اہلیہ "	"	۵,۰۰۰
۱۸	مکرم کرنل چوہدری عزیز احمد صاحب گلبرگ	"	۵,۰۰۰
۱۹	" شیخ رحمت اللہ صاحب ہاؤسنگ سوسائٹی	کراچی	۵,۰۰۰
۲۰	" شیخ منیر احمد صاحب	"	۵,۰۰۰
	صف دوم		
۱	مکرم خواجہ عبید اللہ صاحب دارالصدر شرقی	ربوہ	۲,۰۰۰
۲	اہلیہ محترمہ " " دارالصدر شرقی	ربوہ	۲,۰۰۰
۳	مکرم صوفی محمد ابراہیم صاحب مع اہلیہ صاحبہ سابق ہیڈ ماسٹر [illegible]	ربوہ	۲,۰۰۰
۴	" چوہدری محمد حسین صاحب سید والی صدر جماعت احمدیہ	گوجرانوالہ	۲,۰۰۰
۵	" اعجاز ربانی صاحب لفٹنٹ کرنل گجرات		۲,۰۰۱
۶	" ماسٹر عبدالکریم صاحب بذریعہ مختار احمد صاحب کوئٹہ		۲,۰۰۰
۷	" السید ام حسن صاحب سی۔ ایس۔ پی۔ امیر جماعت احمدیہ ڈھاکہ		۲,۰۰۰
۸	" شیخ محمد داؤد صاحب	ڈھاکہ	۲,۰۰۰
۹	مکرم مبارک احمد صاحب وبرکات احمد صاحب	گلگت	۲,۰۰۰
۱۰	" چوہدری بشارت احمد صاحب نیلا گنبد	لاہور	۲,۰۰۰
۱۱	" راجہ محمد نواز صاحب	چوہا سیدن شاہ	۲,۰۰۰
۱۲	" چوہدری محمد اشرف صاحب	لاہور	۲,۰۶۰
۱۳	محترمہ صاحبزادی [illegible] آپا سیدہ بیگم صاحبہ از طرف حضرت مصلح موعودؓ	ربوہ	۲,۰۰۰

جائداد کے موصیوں کے لئے ضروری اعلان

جن بھائیوں اور بہنوں نے وصیت کی ہوئی ہے اور ان کی جائداد موجود ہے ان کے لئے یہ لازمی ہے کہ وہ ایسا انتظام فرمائیں کہ ان کا حصہ وصیت جلد ادا ہو سکے کیونکہ از روئے قواعد موصی کی بہشتی مقبرہ میں تدفین سے پہلے اس کا مکمل حصہ وصیت (حصہ آمد و جائداد) ادا ہونا ضروری ہے ۱۹۶۹ء کی مجلس مشاورت میں جو کمیٹی اس سلسلہ میں مقرر ہوئی تھی اس کی سفارش پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حصہ جائداد کے موصیوں کے لئے حسب ذیل سہولت منظور فرمائی ہے جو صدر انجمن احمدیہ کے ریزولیوشن ۳۳-۵-۶۹-۲۰ نمبر میں درج ہو چکی ہے۔

حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے اس فیصلہ کی رو سے جائداد کے موصی کو اختیار ہے کہ اپنی موجودہ جائداد کی قیمت بذریعہ ناظم صاحب جائداد لگوا کر اسے سو ماہوار قسطوں میں یعنی آٹھ سال چار ماہ میں ادا کرے۔ قیمت جائداد جو اس وقت باقاعدہ طور پر مقرر ہو جائے گی بعد ازاں اقساط کی ادائیگی کی صورت میں کوئی اضافہ نہ ہو گا۔ مکمل ادائیگی ہو جانے پر موصی کو اس بارہ میں مجلس کارپرداز کی طرف سے تحریری تصدیق دی جائے گی کہ اس کا مقررہ حصہ جائداد ادا ہو چکا ہے۔

اس رعایت سے فائدہ یہ ہے کہ موصی کا حصہ وصیت بسہولت ادا ہو سکے گا اور اگر خدانخواستہ موصی اپنی زندگی میں پوری اقساط ادا نہ کر سکے تو اس کے رشتہ داروں کو معلوم ہو گا کہ کتنی رقم واجب الادا ہے اور ان کے لئے ادائیگی میں کوئی دقت نہ ہو گی۔

اس ریزولیوشن میں یہ بات بھی درج ہے کہ اگر زیر وصیت جائداد کو کوئی غیر معمولی نقصان پہنچ جائے تو مجلس کارپرداز ادائیگی اقساط کے بارے میں صدر انجمن احمدیہ کے پاس ہمدردانہ غور کے لئے سفارش کر سکے گی۔ از روئے ریزولیوشن موصی کے لئے اس رعایت سے فائدہ اٹھانے کے لئے اپنی اقساط کا باقاعدہ ادا کرنا ضروری ہے۔

تمام موصیان کو چاہیئے کہ وہ اس رعایت سے پورا فائدہ اٹھائیں۔

(صدر مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

امانت تحریک جدید کی اہمیت

کے متعلق

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ امانت تحریک جدید کی اہمیت کو واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"یہ چیز چندہ تحریک جدید سے کم اہمیت نہیں رکھتی اور پھر اس میں سہولت ہے کہ اس طرح تم پس انداز کر سکو گے اور اگر کوئی شخص اپنے عمل سے ثابت کر دیتا ہے کہ اس کے پاس جتنی جائداد ہے اتنی ہی قربانی کی روح اس کے اندر موجود ہے تو اس کا جائداد پیدا کرنا بھی دین کی خدمت ہے اور اس کا دنیا کمانے میں وقت لگانا نماز سے کم نہیں۔ یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ چندہ نہیں اور نہ ہی چندہ میں وضع کیا جا سکتا ہے یہ سلسلہ کی اہمیت، شوکت اور مالی حالت کی مضبوطی کے لئے جاری رہے گی غرض یہ ایک تحریک ایسی اہم ہے کہ میں تو جب بھی تحریک جدید کے مطالبات کے متعلق غور کرتا ہوں ان سب میں امانت فنڈ کی تحریک پر خود حیران ہو جایا کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ

امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے

کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوئے ہیں کہ جاننے والے جانتے ہیں وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈالنے والے ہیں۔"

(افسر امانت تحریک جدید ربوہ)

56

سیکرٹریان مال کی توجہ کے لئے

ادائیگی زکوٰۃ کے لئے کسی ایک مہینہ کی تخصیص نہیں ہے بلکہ جس مال پر ایک سال کا عرصہ گزر جائے اس پر زکوٰۃ واجب ہو جاتی ہے۔ اس لئے صاحب نصاب احباب کی طرف سے سارا سال زکوٰۃ وصول ہوتی رہتی ہے۔ لیکن بعض اصحاب اپنی زکوٰۃ مالی سال کے اختتام پر چندہ جات لازمی کے ساتھ ادا فرماتے ہیں۔ ایسے احباب کی خدمت میں انفرادی طور پر تحریر کیا جا چکا ہے تاہم جملہ سیکرٹریان مال کی خدمت میں بھی التماس ہے کہ صاحب نصاب احباب سے زکوٰۃ وصول فرما کر جلد مرکز کو ارسال فرما دیں اب جو کہ مالی سال کے ختم ہونے میں فقط تین ہفتے باقی رہ گئے ہیں اللہ تعالیٰ آپ کی کوششوں کو بار آور فرمائے

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قائدین اضلاع سے ضروری گزارش

ہمارے سال رواں کا چھٹا ماہ شروع ہو گیا ہے۔ تدریجی بجٹ کے مطابق ½ بجٹ اس ماہ کے آخر تک ضرور بضرور وصول ہو جانا چاہیئے تا مدین اضلاع سے گزارش ہے کہ قائدین مجالس کو اس طرف توجہ دلائیں اور اپنے اپنے ضلع کی مالی پوزیشن کو بہتر بنانے کی کوشش کریں

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

ہمارا زمانہ آخری زمانہ ہے

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:۔

" اے عزیزو! تم نے وہ وقت پایا جس کی بشارت تمام نبیوں نے دی ہے"

اسی طرح سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ نے فرمایا۔

" ہمارے زمانہ کو خدا اور اس کے رسولوں نے آخری زمانہ قرار دیا ہے اس لئے ہماری قربانیاں بھی آخری (انتہائی) ہونی چاہئیں۔ ہمیں خدا تعالیٰ نے دنیا کی اصلاح کے لئے چنا ہے۔ ہمیں دنیا سے ممتاز اور علیحدہ رنگ میں رنگین ہونا چاہیئے"

مذکورہ بالا ارشادات کی روشنی میں تمام احباب جماعت کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ تحریک جدید کے مالی جہاد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

درخواست ہائے دعا

ہماری کمپنی کے منیجنگ ڈائریکٹر جناب بشیر احمد صاحب تجارتی دورہ سے پر باہر تشریف لے گئے تھے۔ دوران سفر ان پر دل کا دورہ پڑا ہے اور وہ مالمو (سویڈن) میں زیر علاج ہیں۔ دوست دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ ڈائریکٹر صاحب موصوف کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(قادری ڈیفنس ہاؤسنگ سوسائٹی کراچی)

۲ میرے محترم بزرگ ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب قلعہ صوبہ سنگھ آجکل بغرض اپریشن یونائیٹڈ ہسپتال گلبرگ میں داخل ہیں ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے

(عبیداللہ فضل عمر ہسپتال ربوہ)

۳ میرے ابا جان آفتاب احمد صاحب کا لندن میں مورخہ ۱۲ اپریل کو پیٹ میں ہرنیا کا اپریشن ہوا ہے۔ احباب جماعت دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔

(قمر احمد مکان ۱۶۱ دارالیمن شرقی ربوہ)

۴ خاکسار کی اہلیہ صاحبہ کئی دنوں سے بیمار چلی آرہی ہے احباب جماعت سے ان کی کامل و عاجل شفاء کے لئے درخواست دعا ہے

(عبدالرشید محلہ دارالرحمت غربی ربوہ)

۵ مورخہ ۱۲ کو میری بیوی کا نشتر ہسپتال ملتان میں کامیاب اپریشن ہوا ہے جو خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیاب رہا ہے احباب جماعت دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل اور کرم سے ان

تعمیر مساجد ممالک بیرون کیلئے نمایاں حصہ لینے والی خواتین

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و احسان سے جن بہنوں کو تعمیر مساجد ممالک بیرون پاکستان کے لئے تین صد روپیہ یا اس سے زائد اپنی یا اپنے مرحومین کی طرف سے ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ ان کی تازہ فہرست درج ذیل ہے جزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا و الآخرہ قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

۷۶۴ دختران سردار عبدالحمید صاحب آف لاہور ۱۱۰۰/- روپے

۷۶۵ محترمہ مرام رشیدہ صاحبہ اہلیہ مولوی جلال الدین صاحب انسپکٹر تحریک جدید ۳۰۰/- "

۷۶۶ " صغریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری نذیر احمد صاحب سیالکوٹ شہر ۳۰۰/- "

۷۶۷ " نسیم بیگم صاحبہ اہلیہ میجر شریف احمد صاحب " " ۳۰۰/- "

۷۶۸ " ممتازہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری عبدالغنی صاحب " " ۳۰۰/- "

۷۶۹ " زکیہ بیگم صاحبہ اہلیہ عبدالحمید صاحب " ۳۰۰/- "

۷۷۰ " رشیدہ تبسم صاحبہ اہلیہ چوہدری نور دین صاحب اچھرہ لاہور ۳۰۰/- "

۷۷۱ " اختر النساء صاحبہ اہلیہ چوہدری صفدر علی صاحب صدر بازار لاہور ۵۰۰/- "

۷۷۲ " بیگم بی بی صاحبہ مرحومہ والدہ چوہدری غلام حسین صاحب دہلی دروازہ لاہور ۵۰۰/- "

۷۷۳ " شمیم اصغر صاحبہ " " " ۳۰۰/- "

۷۷۴ " بیگم صاحبہ میجر غلام حسین صاحب سرگودھا ۳۰۰/- "

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

قرارداد تعزیت

مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ کراچی کے اجلاس منعقدہ ۴ اپریل میں مندرجہ ذیل قرارداد تعزیت متفقہ طور پر منظور کی گئی " اراکین مجلس عاملہ و کارکنان خدام الاحمدیہ کراچی کو مکرم ڈاکٹر عبدالرحمن صاحب احمدی کامٹی کی وفات پر دلی صدمہ و رنج ہوا۔ مکرم ڈاکٹر صاحب مرحوم ہمارے قائد محترم نعیم احمد خالد صاحب کے خسر تھے۔ آپ گوناگوں صفات کے مالک تھے جماعت احمدیہ کے خلاف ۱۹۵۳ء میں کراچی کے پُر خطر حالات میں مرحوم نے جس پامردی اور بلند حوصلگی کا مظاہرہ فرمایا وہ اس بات کا بیّن ثبوت ہے کہ آپ جماعت احمدیہ کے دلیر سپوت تھے۔ آپ کے مطب پر "ڈاکٹر اے آر احمدی" کا بورڈ سخت مخالفانہ حالات میں بھی آویزاں رہا۔ مرحوم بیماری سے پہلے عرصہ دراز تک حلقہ جیکب لائن کے پریذیڈنٹ رہے اور باوجود پیری خوب کام کرتے رہے۔ ہم ڈاکٹر صاحب مرحوم کے جملہ لواحقین کے غم میں برابر کے شریک ہیں:۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور آپ کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے ان سب کا حافظ و ناصر ہو اور ان سب کو ڈاکٹر صاحب کے نقش قدم پر چلائے آمین "

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ کراچی)

ضروری اعلان

نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ موسم بہار کی تعطیلات کے بعد ۱۷ اپریل کو صبح سات بجے کھلے گا معلمات اور طالبات وقت پر حاضر ہو جائیں۔ مورخہ ۱۳ اپریل کو سکول میں بچوں کیلئے تفریحات کا دن منایا جائے گا خورد و نوش اور تفریحات کے علاوہ بچوں اور خواتین کے ریڈی میڈ ملبوسات کی نمائش کا بھی انتظام کیا جائے گا۔

(ہیڈ مسٹرس)

کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔ (ملک مظفر احمد طاہر کوٹ ادّو ضلع مظفر گڑھ)

۶ میری ماموں زاد بہن بیمار رہتی ہے احباب جماعت سے اس کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (مبشر احمد ڈیرہ غازیخان)

۷ اہلیہ صاحبہ چوہدری غلام دستگیر صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ لائلپور شہر کافی دیر سے بیمار ہیں۔ احباب دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفاء عاجلہ عطا فرمائے آمین (شیخ محمد یوسف گول منشی محلہ لائلپور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمارا خُدا ایک زندہ خدا ہے اور ہمیشہ زندہ رہے گا

یہ دُنیا جب تک قائم رہے گی وہ اپنی زندگی کے نشانات دکھاتا چلا جائیگا

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ البقرہ کی آیت اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ ط (آیت ۲۵۶) کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

دُنیا میں ہر ایک چیز کی قدر اس کی کم یابی کی وجہ سے ہوتی ہے۔ مثلاً پانی ایک بہت ضروری چیز ہے مگر لوگ اسے سنبھال کر نہیں رکھتے کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ جس وقت اس کی ضرورت پڑے گی اُسی وقت مل جائے گا۔ ہوا صحت کے لئے کیسی ضروری چیز ہے مگر کوئی انسان اس کو سنبھالتا نہیں کیونکہ وہ جانتا ہے کہ جب اس کی ضرورت ہوگی وہ خود ہی ناک اور مُنہ کے راستے اندر چلی جائے گی لیکن یہی پانی جس کی عام طور پر قدر نہیں کی جاتی۔ اور کوئی قیمتی چیز معلوم نہیں ہوتی ایک ایسے جنگل میں جہاں پانی کا نام و نشان نہ ہو نہایت قیمتی ہو جاتا ہے اور اگر اس وقت کسی کے پاس ایک گلاس پانی ہو تو وہ بہت بڑی قیمت پر بھی کسی کو نہیں دیتا۔ تو ہر چیز کی قیمت اس کی ضرورت کے مطابق گھٹتی بڑھتی ہے دیکھو غلہ جس وقت زیادہ ہوتا ہے اُس وقت سستا ہوتا ہے اور جب کم ہوتا ہے تو مہنگا ہو جاتا ہے اسیطرح اگر دنیا میں کئی خدا ہوتے تو کوئی کہہ سکتا تھا کہ ایک نہ ملا تو اور مل جائے گا۔ مگر فرمایا صرف ایک ہی اللہ ہے اگر کوئی کہے کہ اس کو چھوڑ کر کسی اور کی تلاش کر لوں گا تو ایسا نہیں ہو سکتا کیونکہ اللہ ایک ہی ہے دو نہیں، تین نہیں۔ چار نہیں۔ یا ہزاروں لاکھوں نہیں جب ایک ہی اللہ ہے تو اس کو چھوڑ کر اور کہاں جاؤ گے۔ پھر ہر وقت تمہیں اس کی ضرورت ہے اور ہر لحظہ تم اس کے محتاج ہو۔ دنیا میں لوگ بعض دفعہ بادشاہوں کو ناراض کر لیتے ہیں وہ جانتے ہیں کہ کیا ہوا اگر یہ بادشاہ ناراض ہو گیا ہے تو اس کے ملک کو چھوڑ کر دوسرے ملک میں چلے جائیں گے چین کا بادشاہ اگر ظالم ہے تو وہ ایران میں پناہ لے سکتا ہے ایران کا بادشاہ اگر ظالم ہے تو انگلستان میں پناہ لے سکتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ سے بھاگ کر وہ کہاں جائے گا۔ کیونکہ کوئی زمین ایسی نہیں جو خدا کے قبضہ میں نہ ہو۔ پھر کوئی دوسرا خدا نہیں کہ انسان اس کی مدد حاصل کرنے کی کوشش کرے۔ ہندوؤں کا خیال ہے کہ کئی خدا ہیں اور ان کے خداؤں میں جھگڑے بھی ہوتے رہتے ہیں۔ چنانچہ مشہور ہے کہ شِو نے ایک آدمی پر ناراض ہو کر اُسے مار ڈالا۔ لیکن وہ برہما کا پیارا تھا اس نے کہا ہم پیدا کرنے والے ہیں ہم اس کو زندہ کریں گے چنانچہ برہما نے اُسے زندہ کر دیا۔ مگر شِو نے اسے پھر مار دیا اور برہما نے پھر اسے زندہ کر دیا غرض شِو اسے مارتے جاتے اور برہما زندہ کرتے جاتے۔ یہی ان کا جھگڑا لگا رہا یہ ہندوؤں کے خیالات ہیں۔ مگر مگر ہمارے ہاں تو ایسے خدا نہیں ہیں کہ ایک مارے اور دوسرا زندہ کرے۔ ایک ناراض ہو تو دوسرا راضی ہو جائے۔ دیکھو ایک ملازم اپنے آقا کو جواب دے سکتا ہے کہ میں تمہاری ملازمت نہیں کرتا کیونکہ اسے دوسری جگہ ملازمت مل جاتی ہے مگر ہم خدا تعالیٰ کو یہ نہیں کہہ سکتے کیونکہ وہ ایک ہی آقا ہے اور اس کے سوا اور کوئی آقا نہیں پھر ہمارا خدا ایک زندہ خدا ہے اور ہمیشہ زندہ رہے گا وہ آدمؑ کے زمانہ میں بھی زندہ تھا اور نوحؑ کے زمانہ میں بھی زندہ تھا وہ ابراہیمؑ کے زمانہ میں بھی زندہ تھا وہ موسیٰؑ کے زمانہ میں بھی زندہ تھا وہ عیسیٰؑ کے زمانہ میں بھی زندہ تھا۔ وہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی زندہ تھا اور وہ آج بھی زندہ ہے اور اگر دنیا ہزاروں سال تک قائم رہے گی تو ہزاروں سال تک اور اگر ایک کروڑ سال تک قائم رہے گی تو کروڑ سال تک اور اگر ایک ارب سال تک قائم رہے گی تو ایک ارب سال تک وہ اپنی زندگی کے نشانات دکھاتا چلا جائے گا۔ کیونکہ وہ حی و قیوم خدا ہے اور پھر لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ کا مصداق ہے۔ اسے اونگھ اور نیند نہیں آتی تو اس کے زندہ نشانات کا سلسلہ کس طرح ختم ہو سکتا ہے جب ایک بندہ اس سے اپنا تعلق پیدا کر لیتا ہے تو اس کی ضرورتوں کا وہ آپ کفیل ہو جاتا ہے اور ہمیشہ اس کی تائید کے لئے غیر معمولی نشانات ظاہر کرتا ہے۔

جماعتِ احمدیہ کا عظیم مقصد اور مخلصینِ جماعت کی قربانیاں

جماعت احمدیہ کے سامنے ایک عظیم مقصد ہے اور وہ یہ کہ دُنیا بھر کو اسلام کے نور سے منور کر کے اسلام کی فتح اور غلبہ کے دن کو قریب تر لانا۔ اور ہمارے دل اس یقین سے لبریز ہیں کہ اسلام بہر حال دُنیا میں غالب آکر رہے گا۔ جیسا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ

"سچائی کی فتح ہوگی اور اسلام کے لئے پھر اس تازگی اور روشنی کا دن آئے گا جیسا کہ پہلے چڑھ چکا ہے"

(فتح اسلام)

تاریکی میں بھٹکنے والی دنیا اس امر پر مجبور ہوگی کہ اسلام کی حقانیت کا اعتراف کر کے اسلام قبول کرے اور خدائے واحد کے آستانہ پر جھک جائے۔ اس عظیم مقصد کو قریب تر لانے کے لئے مخلصین کی یہ جماعت خدا کے فضل اور اس کی دی ہوئی توفیق سے اس راہ میں بڑھ چڑھ کر ہر رنگ میں اور ہر قسم کی قربانی پیش کر رہی ہے اور سلسلہ کی دیگر مالی تحریکات کے ساتھ ساتھ چندہ عام حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی کی طرف بھی خدا کے فضل سے پوری طرح متوجہ ہے۔ کیونکہ یہ مالی سال کے آخری دن ہیں الحمد للہ علیٰ ذالک۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مخلصین جماعت کی یہ حقیر قربانیاں قبول فرمائے اور انہیں ہر رنگ میں بہتر ثمرات سے نوازے آمین

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

حضرت بلالؓ کی سرزمین میں خدمت کے مواقع

احباب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زبان مبارک سے مجلس مشاورت پر "نصرت جہاں آگے بڑھو" کی سکیم کے متعلق تفصیلات سُن لی ہیں کہ کس طرح اللہ تعالیٰ کے فرشتے معجزانہ رنگ میں اس سکیم کو جلد از جلد پروان چڑھا رہے ہیں اور آپ کے لئے حضرت بلالؓ کی سرزمین کے لوگوں کی خدمت کے مواقع پیدا ہو رہے ہیں۔

اب مزید نئی تقرریاں ہونے والی ہیں اس لئے ڈاکٹر صاحبان اپنی خدمات جلد از جلد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حضور پیش فرمائیں اور اپنے کوائف سے خاکسار کو اطلاع دیں۔ جملہ نمائندگان مشاورت سے بھی اس سلسلہ میں تعاون کی درخواست ہے۔

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں۔ وکالت تبشیر تحریک جدید۔ ربوہ)

درخواستِ دعا

خاکسار کے بڑے داماد عزیز شیخ محمد خورشید صاحب سپرنٹنڈنٹ دفتر ڈی ایس آفس سکھر بلڈ پریشر اور عارضہ قلب کے باعث گذشتہ چند یوم سے بیمار ہیں اور ریلوے ہسپتال میں بغرض علاج داخل ہیں۔ میں جمیع احباب کرام سے عزیز مذکور کی شفائے کاملہ و عاجلہ کے لئے دردمندانہ درخواست دعا کرتا ہوں۔

(خاکسار شیخ عبدالرحمن کمپوزیٹر مبارک منزل محلہ دارالرحمت غربی ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۳۰۴